9067-کیا وہ منکرین حدیث خاندان سے بائکاٹ کردے

سوال

اگر خاندان والے یہ کہیں کہ انسان حدیث کو چھوڑ کر صرف قرآن مجید پر عمل کرے ، تو کیا ایسے لوگوں کو سلام کہنا اور عید کی مبارکباد دینی چاہیے تاکہ فتنہ کم ہو اور انہیں تنگ نہ کیا جائے ؟

پسندیدہ جواب

اول :

مسلمان پر واجب اور ضروری ہے کہ وہ سب احادیث صحیحہ پر ایمان لائے اور ان میں سے کسی ایک کا بھی رد نہ کرے کیونکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث اور سنت اللہ تعالی کی طرف سے وحی ہیں ، تو جو بھی احادیث کا رد کرتا ہے حقیقت میں وہ اللہ تعالی کی وحی کو رد کر رہا ہے ۔

اس کے وحی ہونے کی دلیل اللہ تبارک وتعالی کا فرمان کچھ اس طرح ہے :

.{قسم ہے ستارے کی جب وہ نیچے گرے ، کہ تمہارے ساتھی نے نہ تو راہ گم کی اور نہ ہی وہ ٹیڑھی راہ پر ہے ، اور نہ ہی وہ اپنی خواہش سے کوئی بات کہتے ہیں ، وہ تو صرف ایک وحی ہے جو اتاری جاتی ہے ، اسے پوری طاقت والے فرشتے نے سکھایا ہے ، جو زور آور ہے پھر سیدھا کھڑا ہو گیا}.النجم (1-6) ۔

اللہ تعالی نے لوگوں پر اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت واجب قرار دی ہے جس کا بہت ساری آیات میں حکم دیا گیا ہے ان میں سے چند ایک کا ذکر کیا جاتا ہے :

اللہ تبارک وتعالی نے فرمایا :

.{کہہ دیجئے ! کہ اللہ تعالی اور اس کے رسول کی اطاعت کرو ، اگر وہ منہ پھیر لیں تو بلاشبہ اللہ تعالی کافروں سے محبت نہیں کرتا}.آل عمران (32) ۔

اور اللہ جل شانہ وتعالی کے فرمان کا ترجمہ کچھ اس طرح ہے :

.{جس نے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کی اطاعت کی وہ حقیقت میں اللہ تعالی کی اطاعت کرتا ہے ، اور جو منہ پھیر لے تو ہم نے آپ کو ان پر نگہبان بنا کر نہیں بھیجا}.النساء (80) ۔

اور اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے :

.{اے ایمان والو ! اللہ تعالی اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور اپنے میں سے اختیار والوں کی اطاعت کرو ، تو پھر اگر تم کسی چیز میں اختلاف کرو تو اگر تم اللہ تعالی اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتے ہو تو اسے اللہ تعالی اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف لوٹاؤ ، یہ بہت ہی بہتر اور انجام کے اعتبار سے بھی بہت ہی اچھا ہے}.النساء (59) ۔

اور اللہ رب العزت کا ارشاد ہے :

.{نماز کی پابندی کرو اور زکاۃ ادا کرو اور اللہ تعالی کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کرو تا کہ تم پر رحم کیا جائے}.النور (56) ۔

ان آیات کے علاوہ بھی بہت ساری آیات ہیں ۔

سنت نبویہ کا منکر کافر اور مرتد ہے :

امام سیوطی رحمہ اللہ تعالی نے اپنے رسالۃ "مفتاح الجنۃ فی الحتجاج بالسنۃ" میں کہا ہے کہ :

اللہ تعالی آپ پر رحم کرے آپ کے علم میں یہ ہونا چاہیے کہ جس نے بھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی قولی یا فعلی حدیث جو کہ اصول حدیث کی شروط پر ہو کا انکار کیا وہ کافر اور دائرہ اسلام سے خارج ہے ، وہ یھود و نصاری اور یا پھر اللہ تعالی کفار میں سے جن کے ساتھ چاہے اٹھایا جائے گا ۔ اھ

یہ لوگ جو صرف قرآن مجید پر ہی اکتفا کرتے اور اپنے آپ کو اہل قرآن کا نام دیتے ہیں ان کا یہ مذھب کوئی نیا نہیں بلکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کئی ایک احادیث میں ان سے بچنے کا کہا ہے ان احادیث کا ذکر آگے چل کر شیخ الاسلام ابن تیمیۃ کی کلام میں ہوگا (ان شاء اللہ) ۔

اس مذھب کے باطل ہونے کی سب سے واضح اور بین دلائل جو کہ اس کے قائلین بھی نہیں جانتے !!!

تو پھر یہ لوگ نماز کیسے پڑھتے ہیں ؟

اور دن رات میں کتنی نمازیں پڑھتے ہیں ؟

اور کن کن حالتوں میں زکاۃ واجب ہوتی اور اس کا نصاب کیا ہے ؟

اور اس میں سے زکاۃ نکالنے کی مقدار کیا ہے ؟

اور یہ لوگ حج اور عمرہ کیسے کرتے ہیں ؟

کعبہ کا طواف کتنی بار کیا جاتا ہے ؟

اور صفا مروۃ کے درمیان کتنے چکر لگاتے ہیں ؟ ۔ ۔ ۔ ۔

اور اس کے علاوہ بہت سے ایسے احکام ہیں جن کو قرآن مجید اجمالا بیان کرتا ہے اس کی تفصیل بیان نہیں کرتا ، جسے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے احادیث میں بیان فرمایا ہے ۔

تو کیا یہ لوگ ان احکامات پر عمل کرنا چھوڑ دیں کہ یہ قرآن مجید میں نہیں ہیں ؟ ۔

تو اگر ان کا جواب ہاں میں ہوا تو انہوں نے اپنے اوپر خود ہی کفر کا حکم لگا لیا ، کیونکہ انہوں اس چیز کا انکار کیا ہے جس پر مسلمانوں کا اجماع قطعی ہے اور وہ چیز دین کی ایک ضروری چیز ہے ۔

شیخ الاسلام رحمہ اللہ تعالی اطاعت و اتباع رسول والی آیات کو ذکر کرنے کے بعد کہتے ہیں :

تو یہ نصوص اتباع رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو واجب کرتی ہیں اگرچہ جو کچھ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے وہ بعینہ کتاب اللہ میں بالنص نہ ہو ، اور اسی طرح یا آیات کتاب اللہ کی اتباع کو بھی واجب کرتی ہیں ۔

اگرچہ کتاب اللہ کی نصوص کا احادیث میں ذکر نہ بھی ہو بلکہ صرف کتاب اللہ میں ہی پایا جائے ، تو ہم پر ضروری اور واجب ہے کہ ہم کتاب اللہ کی بھی اتباع کریں اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بھی اتباع واطاعت واجب اور ضروری ہے ۔

توان دونوں میں سے ایک کی اتباع ہی دوسرے کی بھی اتباع ہے کیونکہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کتاب اللہ کی تبلیغ فرمائی اور کتاب اللہ نے ہی اطاعت رسول کا حکم دیا ہے ، تو کتاب اللہ اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کبھی بھی مختلف نہیں ہوسکتے جس طرح کہ کتاب اللہ کی آیات میں بھی اختلاف نہیں ، اللہ تعالی کا ارشاد ہے :

.{اور اگر (یہ کتاب) اللہ تعالی کے علاوہ کسی غیر کی طرف سے ہوتی تو وہ اس میں بہت زیادہ اختلاف پاتے }. ۔

نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بہت ساری ایسی احادیث وارد ہیں جن میں اتباع کتاب اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع کے وجوب کا بیان ہے :

فرمان نبوی صلی اللہ علیہ وسلم ہے : (میں تم میں سے کسی ایک کو اپنی مسند پر ٹیک لگائے ہوئے نہ پاؤں کہ اس کے پاس کوئی ایسا معاملہ جس کا میں نے حکم دیا یا جس سے روکا ہو وہ اس کے پاس آئے تو وہ یہ کہے کہ ہمیں کتاب اللہ کافی ہے اس میں جو چیز حلال کی گئی ہم اسے حلال اور جو چیز حرام کی گئی ہے اسے ہم حرام کرتے ہیں ، خبردار آگاہ رہو مجھے کتاب اللہ اور اس کے ساتھ اس طرح کی ایک اور چیز دی گئی ہے ، آگاہ رہو وہ قرآن کی مثل یا بڑھ کر ہے) ۔

یہ حدیث کتب سنن میں کئی ایک طریق کے ساتھ ابو ثعلبہ اور ابو رافع اور ابو ھریرہ رضی اللہ تعالی عنہم وغیرہ سے مروی ہے ۔

اور صحیح مسلم میں جابر رضی اللہ تعالی عنہ سے حدیث مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع کے موقع پر فرمایا :

(میں تم میں ایک ایسی چیز چھوڑ رہا ہوں جسے اگر تم مضبوطی سے تھامے رکھو گے تو کبھی گمراہ نہیں ہوسکتے وہ اللہ تعالی کی کتاب ہے) ۔

اور حاکم کی روایت میں (کتاب اللہ و سنتی) وہ کتاب اللہ اور میری سنت ہے ، کے الفاظ وارد ہیں ۔ اسے علامہ البانی رحمہ اللہ تعالی نے صحیح الجامع حدیث نمبر (2937) میں صحیح کہا ہے ۔

صحیح مسلم میں عبداللہ بن ابو عوفی رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ انہیں کسی نے کہا کہ کیا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے وصیت فرمائی تھی ؟ تو انہوں نے جواب دیا نہیں ، تو انہیں کہا گیا کہ تو لوگوں پر وصیت فرض کردی گئی ؟ وہ کہنے لگے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کتاب اللہ کی وصیت کی (کہ اس پر عمل کیا جائے) ۔ صحیح مسلم حدیث نمبر (1634) ۔

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت قرآن کریم کی تفسیر ہے جیسا کہ نماز کی تعداد اس میں سری اور جھری قرات کرنے کی تفسیر بیان ہوئی ہے اور اسی طرح زکاۃ کے فرائض اور اس کے نصاب کی بھی تفسیر اور مناسک حج اور بیت اللہ کے طواف کی مقدار اور صفا مروہ کی سعی اور رمی جمار وغیرہ کا بیان حدیث رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم میں ہی ہے ۔

توجب یہ سنت ثابت ہے تو مسلمان اس پر متفق ہیں کہ سنت نبویہ کی اتباع واجب ہے ، اور بعض اوقات یہ خیال کیا جاسکتا ہے کہ کچھ احادیث ظاہری قرآن کریم کے خلاف ہیں یا پھر قرآن کریم پر زیادہ ہیں جیسا کہ چوری کا نصاب اور شادی شدہ زانی کی سزا رجم والی احادیث تو یہ احادیث نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہیں تو صحابہ کرام اور تابعین عظام اور سب مسلمان فرقوں کے ہاں ان پر بھی عمل کرنا واجب ہے ۔ دیکھیں مجموع الفتاوی (19/84-86) عبارت میں کچھ کمی بیشی کی گئی ہے ۔

توجس طرح قرآن کریم حق ہے اسی طرح نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان بھی حق اور سچ ہے ۔

دوم :

توآپ کے لائق نہیں کہ آپ اپنے خاندان والوں سے بائیکاٹ کریں بلکہ آپ ان کے ساتھ اچھا معاملہ اور حسن سلوک سے پیش آئیں اوریہ کوشش کریں اوردعوت دیں کہ وہ سنت نبویہ کی اتباع کریں اوراس پر راضی ہوں ۔

اللہ تبارک وتعالی کا فرمان ہے :

.{اپنے رب کے راہ کی طرف لوگوں کو حکمت اور بہترین نصیحت کے ساتھ بلائیں اوران سے بہترین طریقے سے گفتگو کریں یقینا آپ کا رب اپنی راہ سے بھٹکنے والوں کو بھی بخوبی جانتا ہے ،اور راہ یافتہ لوگوں سے پورا پورا واقف ہے}.النحل (125) ۔

اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے :

.{ہم نے انسان کواس کے ماں باپ کے متعلق نصیحت کی ہے ،اس کی ماں نے دکھ پر دکھ اٹھا کر اسے حمل میں رکھا اوراس کی دودھ چھڑائی دوبرس میں ہے کہ تو میری اور اپنے ماں باپ کی شکرگزاری کرو تمہیں میری طرف ہی لوٹ کر آنا ہے ،اوراگر وہ دونوں تجھ پر اس بات کا دباؤ ڈالیں کہ تو میرے ساتھ شریک کرے جس کا تجھے علم نہ ہو تو اس میں ان کا کہنا نہ ماننا ،ہاں دنیا میں ان کے ساتھ اچھی طرح بسر کرنا اوراس کی راہ چلنا جو میری طرف رجوع کرنے والا ہو پھر تم سب کا لوٹنا تو میری طرف ہی ہے تم جو کچھ کرتے ہو اس سے میں تمہیں خبر دار کرونگا}. لقمان (14–15) ۔

واللہ تعالی اعلم.